ہومر Homer 1200-750 قبل مسیح (عمر نا معلوم)

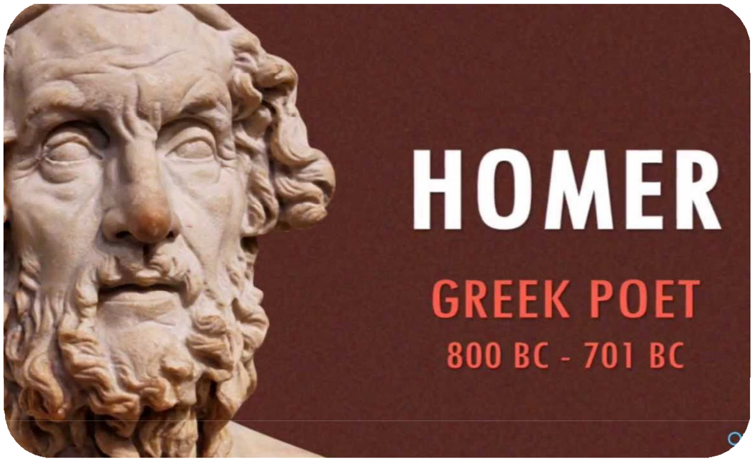

عظیم یونانی شاعر اور شعرہ آفاق کتب الیڈ Iliad اور اوڈیسی Odyssey کا مصنف جو حقیقت میں ایک نادار، کمزور، مفلس اور نابینا شخص تھا۔ ایک لڑکے کی انگلی پکڑ کر قریہ قریہ اور شہر شہر گھوم کر اپنے اشعار سناتا (court singer and a story teller) تھا۔ ہومر اپنی قسمت کی بے رخی اور حالات کی سختی کے باوجود، شاندار ادبی نسخہ تخلیق کر کے نامور تاریخی شخصیت بن گیا۔ جو یقیناً دنیا کے کروڑوں انسانوں کو ولولہ و حوصلہ فراہم کرتا ہے۔

قدیم یونانی عظیم شاعر ہومر کے متعلق آج کوئی مستند نسخہ میسر نہیں مگر چند ایک قوی حقائق کی رو سے اس کا زمانہ بارہ سو (1200) قبل مسیح سے آٹھ سو قبل مسیح ہی کے درمیان ہونا چاہیے۔ 500 قبل مسیح تک وہ ادب و سخن کی قابل ذکر بلندیوں اور رفعتوں تک پہنچ چکا تھا۔ وہ سلطنت کے دانشوروں اور سیاسی راہنماؤں کے ساتھ ملک کے فوجی و عسکری قائدین اور سپہ سالاروں میں بھی یکساں مقبول تھا۔ سپارٹا کی ریاست میں اس کی نظمیں مقبول عام تھیں۔ بکثرت پڑھی اور گائی جاتی تھیں۔ یونانی سلطنت کے ہر شہر میں اس کے قلمی نسخے دستیاب تھے۔ سکندر اعظم تو اپنی جنگی مہمات کے دوران بھی اس کے شعری مجموعوں کا نسخہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

ہومر کے آج مقبول ہونے کی بنیادی اور اہم وجہ مغربی مفکرین اور مستشرقین کی مسلمان دانشوروں کو دانستاً نظر انداز avoid کرنے کی شعوری کوشش بھی ہے۔ جنھوں نے آج کے جدید علوم کی بنیادیں تعمیر کرنے کا حقیقی و اصولی اور لازوال کارنامہ انجام دیا۔ جو قال اللہ و قال رسول کہتے ہوئے پوری دنیا میں پھیل گئے۔ قرآن، حدیث، منطق، تاریخ، سائنس اور دیگر علوم کا ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے، عظمت و رفعت کی انتہائی بلندیوں تک پہنچ گئے۔ آج کی ترقی و عروج کا سہرا یقیناً ان مسلمان علماء کو جانا چاہتے۔ مگر مغربی مفکرین اپنے روایتی تعصب کی وجہ سے جان بوجھ کر مسلمانوں کے ہزار سالہ علم و تحقیق کے شاندار اسلامی دور کو فراموش کرتے ہوئے، سیدھا قبل مسیح کے احوال بتانے لگ جاتے ہیں۔ لیکن ہم اس بحث کی تفصیل میں جانے کی بجائے، اپنے اصل موضوع ہومر کے حالات زندگی کی طرف آتے ہیں۔ جس کے متعلق ہم صرف اتنا ہی جانتے ہیں کہ وہ ایک اندھا، مفلس اور نادار شخص تھا۔ ایک لڑکے کی انگلی پکڑ کر چلتا تھا۔ قریہ قریہ اور شہر شہر گھوم کر اپنے اشعار گاتا رہتا تھا۔ حالات کی اسی بے رخی اور اپنی کم مائیگی سے اسکی ادبی صلاحیتیں مزید نکھر گئیں۔ وہ اپنی تخلیقی صلاحیت کی بدولت ادبی دنیا کا ایک ایسا لازوال شہ پارہ تخلیق کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ جو صدیوں تک زبان زد عام رہا۔ بعد میں ایلیڈ Iliad اور اڈیسی Odyssey کے نام سے معروف ہوا۔ یہ دو نظمیں تقریباً اٹھائیس ہزار اشعار پر مشتمل ہیں۔ ان نظموں میں بیان کیے گئے حیران کن شعری تخیلات سے بعض لوگ یہ بھی قیاس کرتے ہیں کہ ہومر ہمیشہ نابینا نہ تھا۔ بلکہ زندگی کے کچھ عرصہ تک وہ ضرور بصری قوت کا حامل رہا ہوگا۔ اس کی نظموں کی زبان سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ''آیونیا' Ionia سے تعلق رکھتا تھا۔ جو بحرہ ایجئین Aegean sea کا مشرقی ساحلی علاقہ اور یونان اور ترکی کے درمیان واقع ہے۔ اس کے علاوہ ان نظموں کے اسلوبیاتی اختلاف کی وجہ سے کچھ اسے دو مختلف افراد کی تخلیق تصور کرتے ہیں۔ مگر مجموعی طور پر ان نظموں کی مماثلتیں اس کے اختلافات پر حاوی ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ اس کے ایک لکھاری کے قائل ہیں۔ اور عقلی و منطقی اعتبار سے بھی یہ رائے زیادہ قابل قبول محسوس ہوتی ہے۔ لیکن اگر ہومر نے پہلے سے موجود رزمیہ اشعار اور مثنویوں ہی کو منتخب کر کے موجودہ شکل میں مدون کر کے پیش کیا

ہو،تو پھر بھی ہم اس کی اس علمی کاوش اورادبی تخلیق کوآفریں پیش کرتے ہیں۔خصوصاً جب کہ اسے زندگی کے بنیادی وسائل بھی میسر نہ ہوں۔آنکھوں کی بینائی سے محروم لاوارث Handicap ہو۔کوئی سرکاری عہدہ، سیاسی اقتدار یا نمایاں سماجی حثیت کا بھی حامل نہ ہو۔اورایسا کلام لکھ جائے جوصدیوں تک سرکاری اورعوامی سطح پر یکساں مقبول رہا ہو۔اگر آج ہم ہومر کا شیکسپیئر ،عمر خیام یا ٹالسٹائی سے موازنہ کریں۔تو ہمیں اس کی شخصیت زیادہ پرکشش محسوس ہوتی ہے۔آج کے دور میں سکول وکالج سے فارغ التحصیل طلباء بہت کم خواہش محسوس کرتے ہیں کہ شیکسپیئر کی نظمیں اورڈرامے دوبارہ پڑھیں۔عمر خیام کے اثرات اہل زبان اور مخصوص علاقوں تک محدود ہیں۔ٹالسٹائی کی تحریروں کا کسی مخصوص وقت کے لئے موثر اور ہمہ گیر ہونا تو یقینی ہے مگر دوسری طرف آج اس کے اپنے پیروگار ہی اس کوکوئی نمایاں فضلیت دینے کو تیار نہیں۔ممکن ہے اسے پڑھنے والے عمومی افراد صدیوں تک ہومر کے کل پرستاروں سے زیادہ ہوں، مگر بحر حال وقت بھی ایک مصنف کا درجہ رکھتا ہے۔جو اپنے دامن میں صرف سچی ،فطری اور معیاری چیزوں کو سموتا ہے۔

ہومر کی مقبولیت کا اندازہ ہم اس کے پیشرو رومی اور یونانی شعراء، ڈرامہ نگاروں اور دوسرے دانشوروں سے لگا سکتے ہیں۔ارسطو Aristotle،سوفوکلیز Sophocles، یورپیائیڈس Euripides اورورجل Virgil or Vergil جیسی بڑی بڑی شخصیات بھی ہومر سے متاثر محسوس ہوتی ہیں۔عظیم رومی مصنف ورجل نے اپنا تخلیقی شہہ پارہ اینیڈ Aeneid ہومر ہی کی طرز میں ترتیب دیا تھا۔جب کہ دوسروں کی تحریروں سے بھی ان کے ہومر کے نظریات سے متاثر ہونے کا اندازہ کرنا چنداں مشکل محسوس نہیں ہوتا۔اور پھر ہومر کی تخلیقات کا دو ہزار سال تک زندہ ومقبول رہنا یقیناً اسے نمایاں وممتاز کرنے کے لیے کافی ہے۔اور اسے اسکی کمزوری ولاغری اور کم مائیگی ومفلسی کے باوجود دنیا کی نامور تاریخی شخصیات کی صف میں لاکھڑا کرتا ہے۔جو یقیناً میرے سمیت دنیا کے ہزاروں لوگوں کو زندگی میں کچھ کرنے کا حوصلہ اور ولولہ فراہم کرتا ہے۔

References ماخذ۔

Croally, Neil; Hyde, Roy. (2016). Classical Literature: An Introduction. Routledge. p. 26. ISBN 9781136736629.

Frederick; Roisman, Hanna. (2016).The Odyssey Re-formed. Cornell University Press. ISBN 0801483352.

Graziosi, Barbara. (2016). Inventing Homer: The Early Reception of Epic. Cambridge University Press. ISBN 9780521809665.

Kirk, G.S. (1965). Homer and the Epic: A Shortened Version of the Songs of Homer. London: Cambridge University Press. p. 190. ISBN 0-521-09356-2.

Latacz, Joachim. (2016). Homer, His Art and His World. University of Michigan Press. ISBN 0472083538.

MacDonald, Dennis R. (2016). Christianizing Homer: The Odyssey, Plato, and the Acts of Andrew. Oxford University Press. p. 17. ISBN 9780195358629.

Miller, D. Gary. (2016). Ancient Greek Dialects and Early Authors: Introduction to the Dialect Mixture in Homer, with Notes on Lyric and Herodotus. Walter de Gruyter. p. 351. ISBN 9781614512950.

Nagy, Gregory (2001). Homeric Poetry and Problems of Multiformity: The "Panathenaic Bottleneck". Classical Philology. 96: 109-119. doi:10.1086/449533.

Parke, Herbert W. (1967). Greek Oracles. UK: Hutchinson Educational. pp. 136-137 citing the Certamen, 12. ISBN 0-09-084111-5.

Romilly, Jacqueline De. A Short History of Greek Literature. University of Chicago Press. Retrieved 22 November 2016. ISBN 9780226143125.

Stoessl, F. (1979). "'Homeros'". Der Kleine Pauly: Lexikon der Antike in fünf Bänden: Bd. 2. München: Deutscher Taschenbuch Verlag. p. 1202.

Taplin, Oliver (1986). Homer. In Boardman, John; Griffin, Jasper; Murray, Oswyn. The Oxford History of the Classical World. Oxford; New York: Oxford University Press. p. 50.

Too, Yun Lee. (2016). The Idea of the Library in the Ancient World. OUP Oxford. p. 86. ISBN 9780199577804.

Watkins, Calvert (1995). How to Kill a Dragon: Aspects of Indo-European Poetics. New York; USA

West, M.L. (1997). The East Face of Helicon: West Asiatic Elements in Greek Poetry and Myth. Oxford: Clarendon Press. p. 622.

West, Martin (1999). "The Invention of Homer". Classical Quarterly. 49 (364).

Wilson, Nigel. (2016). Encyclopedia of Ancient Greece. Routledge. ISBN 9781136788000.